بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن، وَالصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ عَلَی النَّبِیِّ الْکَرِیمِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ اَجْمَعِین۔

ماہِ ذی الحجہ کا پہلا عشرہ

اللہ تعالیٰ نے اپنے پاک کلام (سورۂ الفجر آیت نمبر۲) میں ذی الحجہ کی دس راتوں کی قسم کھائی ہے جس سے معلوم ہوا کہ ماہ ذی الحجہ کا ابتدائی عشرہ اسلام میں خاص اہمیت کا حامل ہے۔ حج کا اہم رکن: وقوفِ عرفہ اسی عشرہ میں ادا کیا جاتا ہے، جو اللہ تعالیٰ کے خاص فضل وکرم کو حاصل کرنے کا دن ہے۔

حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہما السلام کی عظیم قربانی کی یاد میں اللہ تعالیٰ کے حکم پر جانوروں کی قربانی کی جاتی ہے، جو قیامت تک جاری رہے گی، انشاءاللہ۔ غرض رمضان المبارک کے بعد یہ ایام اخروی کامیابی حاصل کرنے کا بہترین موقع ہے۔ لہذا ان ایام میں زیادہ سے زیادہ اللہ کی عبادت کریں، اللہ کا ذکر کریں، روزہ رکھیں، قربانی کریں۔ احادیث میں ان ایام میں عبادت کرنے کے خصوصی فضائل وارد ہوئے۔ جن میں سے بعض احادیث یہاں ذکر کی جارہی ہیں:

☆ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کوئی دن ایسا نہیں ہے کہ جس میں نیک عمل اللہ تعالیٰ کے یہاں ان دس دنوں کے عمل سے زیادہ محبوب اور پسندیدہ ہو۔ (بخاری)

☆ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک عشرۂ ذی الحجہ سے زیادہ عظمت والے دوسرے کوئی دن نہیں ہیں، لہذا تم ان دنوں میں تسبیح وتہلیل اور تکبیر وتحمید کثرت سے کیا کرو۔ (طبرانی) ان ایام میں ہر شخص کو تکبیر تشریق پڑھنے کا خاص اہتمام کرنا چاہئے، تکبیر تشریق کے کلمات یہ ہیں:

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَر اللّٰہُ اَکْبَر وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ

☆ حضرت قتادہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: عرفہ کے دن کے روزے کے متعلق میں اللہ تعالیٰ سے پختہ امید رکھتا ہوں کہ وہ اس کی وجہ سے ایک سال پہلے اور ایک سال بعد کے گناہوں کو معاف فرمادیں گے۔ (مسلم)

مذکورہ حدیث سے معلوم ہوا کہ عرفہ کے دن کا ایک روزہ ایک سال پہلے اور ایک سال بعد کے گناہوں کی معاف کا سبب بنتا ہے۔ لہذا ۹ ذی الحجہ کے دن روزہ رکھنے کا اہتمام کریں۔

☆ حضرت ام المؤمنین ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب ذی الحجہ کا مہینہ شروع ہوجائے، اور تم میں سے جو قربانی کرنے کا ارادہ کرے تو وہ اپنے بال اور ناخن نہ کاٹے۔ (مسلم)

اس حدیث اور دیگر احادیث کی روشنی میں؛ قربانی کرنے والوں کے لئے مستحب ہے کہ ذی الحجہ کا چاند نظر آنے کے بعد قربانی کرنے تک جسم کے کسی حصے کے بال اور ناخن نہ کاٹیں۔

☆ ام المؤمنین حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ذی الحجہ کی ۱۰ تاریخ کو کوئی نیک عمل اللہ تعالیٰ کے نزدیک قربانی کا خون بہانے سے بڑھ کر محبوب اور پسندیدہ نہیں اور قیامت کے دن قربانی کرنے والا اپنے جانور کے بالوں، سینگوں اور کھروں کو لے کر آئے گا۔ (اور یہ چیزیں اجر وثواب کا سبب بنیں گی)۔ نیز فرمایا کہ قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے نزدیک شرف قبولیت حاصل کر لیتا ہے، لہذا تم خوش دلی کے ساتھ قربانی کیا کرو۔ (ترمذی)

☆ حضرت زید بن ارقم ؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قربانی تمہارے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے۔ تمہیں قربانی کے جانور کے ہر بال کے بدلے میں ایک نیکی ملے گی۔ (الترغیب والترھیب)

☆ حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص قربانی کرنے کی وسعت رکھتا ہو، پھر بھی وہ قربانی نہ کرے تو وہ ہماری عیدگاہ میں حاضر نہ ہو۔ (الترغیب والترھیب)

﴿وضاحت﴾: جو شخص قربانی کرنے کی وسعت رکھتا ہے تو اسے قربانی کرنے میں کوتاہی نہیں کرنی چاہئے۔

قربانی کے جانور: اونٹ، اونٹنی، گائے، بیل، بھینس میں سات حصے، البتہ چھوٹے جانور یعنی بکرا، بکری وغیرہ میں ایک حصہ ہوتا ہے۔

محمد نجیب قاسمی، ریاض (najeebqasmi@yahoo.com)